سوال

ایک اکیس برس کی مسلمان لڑکی کے لیے افضل کیا ہے آیا وہ شادی کرے یا کہ اپنی زندگی بوڑے والدین کی خدمت کے لیے وقف کر دے، کیونکہ اس کے دونوں بھائی ابھی بہت چھوٹی عمر کے ہیں اور انہیں مالی اور تعلیمی معاونت کی بھی ضرورت ہے؟

جواب

الحمد للہ

بلاشک وشبہ والدین کی خدمت کرنا بہت بڑا اجرو ثواب کا کام ہے، اور جنت کے وسیع ترین دروازے میں شامل ہوتا ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل عمل کونسا ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نمازوں کی بروقت ادائیگی

میں نے عرض کیا: اس کے بعد پھر کونسا عمل؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر والدین کی خدمت کرنا

میں نے عرض کیا: پھر کونسا عمل؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2782) صحیح مسلم حدیث نمبر (85).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (145627) کے جواب کا مطالعہ کریں

جب والدین کی اطاعت وفرمانبرداری سب سے زیادہ وسیع دروازہ اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضا وخوشنودی کا حصول ہے؛ تو بلاشک وشبہ عفت و عصمت یعنی اپنے آپ کو غلط کاری سے محفوظ رکھنا اور پاکباز بننا بھی سب سے اہم چیز ہے جس کی آدمی کو حرص رکھنی اور کوشش کرنی چاہیے خاص کر جب وہ جوانی کی عمر میں ہو اور پھر جہاں فتنہ وفساد بھی زیادہ پایا جائے، اور آدمی اپنے آپ کو فتنہ میں پڑنے کا ڈر رکھے

ظاہر تو یہی ہوتا ہے اور اس کا بہت تجربہ بھی ہے کہ جو سوال میں بیان کیا گیا ہے وہ دونوں چیز آپس میں تعارض نہیں رکھتیں؛ بلکہ دونوں کا اکٹھا کرنا ممکن ہے کہ انسان شادی بھی کرے اور والدین کی خدمت بھی

لہذا والدین کی ضروریات پوری کرنا اور ان کی دیکھ بھال اور خدمت کرنا اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور بہتر سلوک کرنا اس بات کا محتاج نہیں کہ آپ اپنی زندگی ان کے لیے وقف کر دیں ، اور پھر آپ تو جوانی کی عمر میں ہیں؛ صرف یہ دیکھیں کہ آپ کے والدین کو کس چیز کی ضرورت ہے اگر انہیں آپ کی خدمت کی ضرورت ہے اور وہ خود اپنی دیکھ بھال نہیں کر سکتے اور آپ کے چھوٹے بھائی ان کی خدمت نہیں کر سکتے تو آپ سے مطلوب یہی ہے کہ آپ کوئی ایسا خاوند تلاش کریں جو آپ کو اپنے والدین کی خدمت کی اجازت دے

آپ ایسا خاوند اختیار نہ کریں جو آپ کو آپ کے علاقے اور شہر سے کہیں اور لے جائے ، بلکہ اس کے بدلے ایسا خاوند اختیار کریں جو اسی علاقے اور شہر کا رہنے والا ہو اور اس کا گھر آپ کے والدین کے گھر کے جتنا زیادہ قریب ہو یہ بہتر اور افضل ہے ،تاکہ آپ آسانی سے اپنے والدین کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں اور ان کی خدمت کر سکیں

آپ ایسا خاوند اختیار کریں جو اخلاق حسنہ کا مالک ہو اور نرم طبیعت کا مالک ہو تاکہ آپ کی والدین کی خدمت میں آپ کا مدد و معاون بن سکے اور آپ کو ایسا کرنے سے منع نہ کرے

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اگرچہ والدین بڑی عمر کے ہیں لیکن اکثر طور پر روزانہ ان کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہو سکتی بلکہ آپ معاملات کو منظم و مرتب کریں تاکہ ان کا بہتر طریقہ سے خیال رکھا جاسکے

بہر حال ہمارے خیال کے مطابق تو ان تفاصیل کو منظم اور مرتب کرنا ممکن ہے ، اور ان شاء اللہ بہت آسان بھی ہے

اور اگر انہیں مالی معاونت کی بھی ضرورت ہے یا آپ کے بھائیوں کو مالی معاونت کی ضرورت ہے ، تو آپ بقدر استطاعت ان کی معاونت کر سکتی ہیں ، اگر آپ ملازمت کرتی ہوں تو اپنی تنخواہ سے والدین اور بھائیوں کو کچھ رقم دے دیں ، اور آپ کو حق ہے کہ اپنے خاوند سے شادی کے وقت شرط رکھیں کہ وہ آپ کو ملازمت کرنے سے نہیں روکے گا اور آپ کو اپنے والدین اور بھائیوں کی معاونت سے منع نہیں کریگا

اور اگر فرض کریں کہ شادی کے بعد آپ کا اپنے والدین اور بھائیوں کا مالی تعاون کم ہو جاتا ہے ، تو امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ان کے لیے رزق کے دروازے کھول دے اور نعم البدل عطا فرما دے

اور اگر وہ آپ کے چھوٹے بھائیوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتے چاہے آپ کی معاونت کے علاوہ کہیں اور سے بھی معاونت حاصل ہونے کے باوجود تعلیم نہ دلوا سکیں تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ کی شادی اور آپ کا اپنے نفس کو عفت عصمت والا بنانا آپ کا اپنے بھائیوں کی تعلیم میں معاونت کرنے پر مقدم ہے آپ کا شادی کرانا افضل اولی اور بہتر ہے

یہ علم میں رکھیں کہ جب بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی بھی اپنے بندے کی مدد فرماتا ہے ، تو پھر جب آپ اپنے سگے بھائیوں اور والدین کی مدد کرنے کا عزم رکھتی ہیں تو اللہ کی مدد ضرور شامل حال ہوگی

ہمارا خیال نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اپنے فضل و کرم سے اپنے والدین کی خدمت کرنے کا موقع دے گا اور کبھی محروم نہیں کریگا ، اور آپ کے لیے ہر مشکل اور تنگی سے آسانی پیدا فرمائیگا

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیز گاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے ، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے ، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا ، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا

ہے الطلاق (2-3).

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

167116